243

Regd. No. L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

روزنامہ

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱ر

یوم سہ شنبہ

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳ ★ ۱۴ فتح ۱۳۳۳ ہش ★ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۴ء ★ نمبر ۲۲۵

گورنر جنرل کا فرمان قانون آزادی ہند کی رو سے بالکل جائز تھا

کراچی ۱۳ دسمبر۔ آج سندھ چیف کورٹ میں مسٹر تمیز الدین خاں کی درخواست کی پھر سماعت ہوئی۔ ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی نے درخواست پر ابتدائی اعتراضات کے حق میں دلائل مکمل کر دئے۔ اس کے بعد انہوں نے وہ دلائل شروع کئے۔ جن کا تعلق درخواست کے جواب سے ہے۔

انہوں نے کہا کہ گورنر جنرل نے ۲۴ اکتوبر کو جو فرمان جاری کیا تھا وہ قانون آزادی ہند اور ایکٹ ۱۹۳۵ء کے تحت بالکل جائز تھا۔ انہوں نے کہا مجلس دستور ساز کی وہ حیثیت نہ تھی۔ جو پارلیمنٹ کی ہے۔ بلکہ وہ گورنر جنرل کے انتظامی اختیارات کے تحت قائم شدہ ادارہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ اعلان آزادی ہند مجریہ ۳ جون ۱۹۴۷ء کے پیرا ۲۱ میں تصریح کر دی گئی تھی کہ دستور یہ مؤثر طور پر فرائض کی انجام دہی کے لئے دوبارہ قائم کی جا سکتی ہے۔ اس کی رو سے گورنر جنرل کو جو اختیارات دئے گئے تھے انہیں کبھی واپس نہیں لیا گیا۔ مسٹر فیاض علی نے دعوےٰ کیا۔ کہ قانون آزادی ہند میں کوئی ایسی دفعہ نہیں ہے جس کی رو سے آئین ساز اسمبلی کو یہ اختیار دیا گیا ہو کہ وہ خود کو توڑ سکتی ہے۔ نہ ہی قانون آزادی ہند کا یہ منشا تھا۔

(بقیہ ... میں دیکھیے)

پاکستان اور مصر کے درمیان ہوائی نقل و حمل کے ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے

اس معاہدہ کی رو سے دونوں ملکوں کے مسافر ہوائی جہازوں کو ایک دوسرے کے علاقوں پر پرواز کرنے کی اجازت ہو گی

کراچی ۱۳ دسمبر۔ آج کراچی میں پاکستان اور مصر کے درمیان ہوائی نقل و حمل کے ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ اس معاہدہ کی رو سے دونوں ملکوں کے مسافر ہوائی جہازوں کو مساوی بنیادوں پر ایک دوسرے کے علاقوں پر پرواز کرنے کی اجازت ہو گی۔ پاکستان کی طرف سے وزیر مملکت برائے دفاع سردار امیر اعظم خاں اور مصر کی طرف سے سفیر مصر برائے پاکستان عبد الوہاب عزام نے دستخط کئے۔ ڈاکٹر عبد الوہاب عزام اپنے عہدے سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۱۰ دسمبر (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو رات تک حرارت تھی۔ لیکن اب طبیعت کچھ بہتر ہے احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ایٹمی طاقت کا مشن تہران روانہ ہو گیا

کراچی ۱۳ دسمبر۔ ایٹمی طاقت کے امریکی مشترکہ مشن کے چار ممبر پاکستان میں اپنا دورہ ختم کرنے کے بعد آج طہران روانہ ہو گئے۔ انہوں نے اپنے دوران قیام کراچی میں سرکاری افسروں سے تبادلہ خیالات اور صلاح و مشورہ کیا اور پشاور بھی گئے۔

آسٹریلیا میں پاکستانی ہائی کمشنر کا بیان

سڈنی ۱۳ دسمبر آسٹریلیا میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر حبیب الرحمٰن نے سڈنی میں کہا ہے۔ کہ پاکستان اسلامی ملک بھی ہے۔ اور دولت مشترکہ کا ممبر بھی اس لئے وہ بین الاقوامی امن کو بہتر بنانے اور عالمی خوشحالی میں بہت کچھ کام کر سکتا ہے۔ پاکستان متوازی معیشت کی طرف قدم اٹھا رہا ہے مسٹر حبیب الرحمٰن نے کہا کہ پاکستان اور آسٹریلیا دونوں ایک دوسرے کی خوشحالی کے لئے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ آسٹریلیا اسی سلسلہ میں اپنے کئی فنی ماہر بھی پاکستان بھیج رہا ہے۔ لیکن پاکستان کو ابھی اور ماہروں کی ضرورت ہے۔

تونس میں فرانس کے ریذیڈنٹ جنرل کی پیرس میں آمد

پیرس ۱۲ دسمبر۔ تونس میں فرانس کے ریذیڈنٹ جنرل کل رات پیرس پہنچے وہ تونس کی موجودہ صورت حال کے بارہ میں حکومت فرانس کو اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔

سات اخوان لیڈروں پر حکومت کا تختہ الٹنے کے الزام میں مقدمہ شروع ہو گیا

قاہرہ ۱۳ دسمبر۔ آج قاہرہ میں اخوان المسلمون کے سات اور لیڈروں پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ ان پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے مسلح خفیہ جماعت کے ذریعہ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی۔ کل خاص عدالت نے پانچ لیڈروں کو موت کی چار کو عمر قید کی پندرہ کو پچھ سال قید کی اور سترہ کو دس سال قید کی سزا دی۔ اور دس کو بری کر دیا۔

عارضی صلح کی مشترکہ کمیشن سے شام کی شکایت

دمشق ۱۳ دسمبر۔ شام نے عارضی صلح کے مشترکہ کمیشن کے سامنے شکایت پیش کی ہے کہ ایک شامی طیارہ کو اسرائیل کے فائٹر ہوائی جہازوں نے روک کر اترنے پر مجبور کر دیا۔ عارضی صلح کے نگران جنرل برنس اس واقعہ کے متعلق شامی افسروں سے بات چیت کرنے کے لئے دمشق گئے ہیں۔

کراچی میں گورنروں اور صوبائی وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس

کراچی ۱۳ دسمبر۔ کراچی میں صوبائی گورنروں اور وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس کی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں۔ یہ کانفرنس کل شروع ہو گی۔ اس میں شرکت کے لئے والئی خیرپور۔ گورنر پنجاب مسٹر مشتاق احمد گورمانی گورنر سرحد خان قربان علی خاں اور پنجاب سرحد اور خیرپور کے وزرائے اعلیٰ کراچی پہنچ گئے ہیں۔

کہ دستور یہ کو لامحدود اختیارات دئے جائیں۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو چھوٹی چھوٹی باتوں مثلاً خالی نشستوں کو پر کرنے کے لئے قانون میں الگ دفعہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی

چین کی طرف سے اقوام متحدہ کی اپیل مسترد

پیکنگ ۱۳ دسمبر۔ چین نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ نے تیرہ امریکی ہوابازوں کو رہا کرانے کی جو خواہش کی ہے۔ اسے رد کر دیا گیا ہے۔ آج ایک چینی اخبار نے یہ خبر دیتے ہوئے لکھا ہے کہ چین نے امریکی جاسوسوں کو جو سزا دی ہے۔ اس میں دخل دینے کا اقوام متحدہ کو کوئی اختیار نہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ امریکہ نے جو جرم کیا ہے۔ اقوام متحدہ کا پرچم اس پر پردہ نہیں ڈال سکتا۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ نے امریکی ہوابازوں کی رہائی کے لئے چین سے جو درخواست کی ہے۔ اس پر چین کی طرف سے یہ پہلا تبصرہ ہے۔

★ نئی دہلی ۱۳ دسمبر آج ہندوستانی پارلیمنٹ میں سپیکر نے ناگپور کے قریب کوئلہ کی کان کے حادثہ کے متعلق تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت نہ دی وزیر محنت نے بتایا کہ اس حادثہ کی تحقیقات کے لئے ایک عدالت قائم کی گئی ہے

کراچی اور بمبئی کے درمیان انٹرنیشنل ایرویز کی مسافر سروس کا افتتاح

کراچی ۱۳ دسمبر آج کراچی اور بمبئی کے درمیان پاکستان انٹرنیشنل ایرویز کی مسافر سروس کا افتتاح ہوا۔ باقاعدہ سروس جمعرات کو شروع ہو گی۔ فی الحال یہ سروس ہفتہ میں تین بار ہو گی۔ پاکستان انٹرنیشنل ایرویز کا ایک کنویر ہوائی جہاز کراچی سے اخبار نویسوں کی ایک جماعت اور افسروں کو لے کر افتتاحی پرواز پر روانہ ہوا۔ اور ڈھائی گھنٹے کے بعد بمبئی پہنچ گیا۔ ہوائی جہاز کی پرواز ڈھائی سو میل فی گھنٹہ تھی۔ اور بہت ہموار اور آرام دہ تھی۔ یہ جہاز کل شام واپس کراچی پہنچ جائے گا۔

الجزائر میں فرانسیسی فوج کی سرگرمیاں

الجزائر ۱۳ دسمبر۔ الجزائر میں فرانس کی حفاظتی فوج نے العریش کے علاقہ میں قوم پرستوں کے خلاف زبردست کارروائی کر کے دو ہزار قوم پرستوں کو روک لیا۔ فرانس کی حفاظتی فوج اس سارے علاقہ میں اس قسم کی کارروائی کر رہی ہے۔

امریکہ میں ایٹمی طاقت

واشنگٹن ۱۲ دسمبر۔ امریکہ میں ایٹمی طاقت کو کام میں لانے کے لئے آٹھ ارب پچاس کروڑ ڈالر خرچ کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ کارخانوں کے لئے بھی پچاس کروڑ ڈالر رکھے گئے ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر

محترم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کا پیغام خدام کے نام

تحریک جدید دفتر دوم کے وعدے چار لاکھ تک پہنچائیں اور انہیں جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کریں

از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ

تحریک جدید کی اہمیت آپ پر واضح ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز المصلح الموعود نے اکیس سال قبل اس تحریک کو جاری کیا اور شروع میں حضور نے اس کے چندہ کی ایک تھوڑی مقدار جماعت کے سامنے رکھی تا کہ اس چندہ سے بیرون ہند و پاکستان اعلائے کلمۃ الحق کے لئے مشن کھولے جائیں۔ اس وقت جماعت کے مخلصین انصار و خدام و مستورات نے بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیا اور چندہ کی مقررہ حد سے بھی (محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے) جماعت نے زیادہ وعدے لکھائے اور ان کو پورا کیا۔ حضور کی طرف سے تحریک جدید کے چندوں کی تحریک ہر سال ماہ نومبر میں ہوتی رہی۔ اور بعد میں حضور نے یہ بھی اظہار فرمایا کہ حضور پر یہ انکشاف ہوا کہ یہ تحریک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی تا اشاعت اسلام کے مراکز تمام دنیا میں قائم کئے جائیں چنانچہ دور اول کے مخلصین نے ان چندوں میں شامل ہو کر حیرت انگیز قربانی دکھائی۔ آج سے گیارہ سال قبل حضور نے اس تحریک کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اور یہ خیال فرماتے ہوئے کہ یہ کوئی عارضی تحریک نہیں۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ دور دوم کا آغاز فرمایا۔ اور جماعت کے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ دور اول کے مخلصین نے اپنی قربانی پیش کر دی ہے اب دور دوم میں جماعت کے نوجوان اپنی قربانی پیش کریں اور بڑھ چڑھ کر اس مالی تحریک میں حصہ لیں تا وہ بھی سابقون الاولون میں شامل ہو سکیں۔

اس طرح سے سال گزرتے گئے اور اس سال نومبر میں حضور نے آپ لوگوں کو! ہاں!! آپ جو جماعت کے نوجوان اور خدام الاحمدیہ کے رکن ہیں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ دفتر دوم میں نوجوانوں نے اس اخلاص اور قربانی کا صحیح مظاہرہ نہیں کیا۔ جو دفتر اول کے مخلصوں نے کیا تھا۔ اور حضور نے امسال تحریک جدید کے خطبہ میں خدام کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ وہ اپنی گذشتہ کوتاہیوں کو دور کر کے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کریں۔

پس اس کے لئے مرکز ایک ہفتہ تحریک جدید ۱۰ دسمبر سے ۱۷ دسمبر تک منا رہا ہے۔ میں آپ سے امید کرتا ہوں کہ آپ جو مجلس خدام الاحمدیہ کے رکن ہیں۔ اور آپ جو ہر اجتماعی کام سے پہلے اپنا عہد دہراتے وقت یہ اقرار کرتے ہیں کہ مالی قربانی کے لئے ہر دم تیار رہیں گے آگے آئیں اور حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تحریک جدید دفتر دوم میں اپنے وعدے لکھائیں اور اپنے وعدوں کی مجموعی رقم چار لاکھ تک پہنچا دیں۔ اور کوشش کریں کہ جلد سے جلد ان کو پورا کریں خدا تعالیٰ کے اولوالعزم خلیفہ کی آواز پر لبیک نہ کہنا کتنی بدبختی ہے۔ اور خوش قسمت ہیں وہ خدام جو اس کی آواز پر آگے آ کر اپنا سب کچھ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے اس کے قدموں میں پیش کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب خدام کو اپنے امام کی آواز پر ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ کسی قسم کی بھی قربانی پیش کرنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق اور اسی کے فضل سے انسان کو میسر آ سکتی ہے۔ وما توفیقی الا باللہ

مرزا منور احمد (نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ سرحد کی فوری توجہ کیلئے

حضور نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ تحریک جدید کے دفتر دوم کا کام میں خصوصیت کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے سپرد کرتا ہوں۔ اور حضور نے خواہش فرمائی ہے کہ گذشتہ سال کے وعدوں کے مقابلہ میں اس سال ۲½ لاکھ کے وعدے زیادہ کریں۔ اسی طرح گذشتہ سال کے وعدہ جات میں سے جو رقم قابل وصول ہے۔ اس کی وصولی بھی خدام الاحمدیہ کے ذمہ ہے۔

قائدین مجالس سرحد سے پُرزور درخواست ہے کہ وہ پوری جد و جہد اور تندہی سے کام لیں اور وعدہ جات کے علاوہ گذشتہ سال کی وصولی کے لئے بذریعہ وفود دوستوں سے ملکر وصولی کا بندوبست کریں۔ اسی غرض کے لئے مرکز کی طرف سے ۱۰ دسمبر تا ۱۷ دسمبر ہفتہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ لہذا اس ہفتہ کو ہر ممکن کامیاب کرنے کی کوشش فرما دیں۔ اور اجلاس بلا کر اور فرداً فرداً دوستوں سے مل کر حضرت اقدس کے ارشادات سنا کر وعدہ جات اور وصولی لیا کریں۔ آخر میں حضور کے اس ارشاد کو دہراتا ہوں۔ اور ہر خادم اس کو مد نظر رکھے۔

"تم جانتے ہو کہ تمہیں کس کی آواز بلا رہی ہے۔ میری نہیں کسی اور انسان کی نہیں کسی اور بشر کی نہیں بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے۔ تمہیں پیدا کرنے والا تمہارا رب اپنے دین کی قربانی کے لئے بلاتا ہے"۔

پس آگے بڑھیں اور اپنے دین کی قربانی کے لئے جو حضور نے مطالبہ فرمایا ہے۔ اس سے کہیں گنا بڑھ کر حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیویں۔ وعدہ جات کی فہرست جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ اور اپنی مساعی سے خاکسار کو بھی مطلع کرتے رہیں۔ اور آئندہ ماہانہ رپورٹوں میں بھی اس کی وصولی کا ذکر فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(عبد الستار خادم نائب صدر خدام الاحمدیہ صوبہ سرحد نوشہرہ چھاؤنی)

قونصل جنرل آف ارجنٹائن سے احمدیہ انٹر کالیجیئٹ ایسوسی ایشن

کراچی کے وفد کی ملاقات

کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" بطور تحفہ پیش کی گئی

"احمدیہ انٹر کالیجیئٹ ایسوسی ایشن کراچی کے طلباء کا ایک وفد چیئرمین ایسوسی ایشن کی قیادت میں قونصل جنرل آف ارجنٹائنا (Argentiana) سے ملا۔ ایسوسی ایشن کی طرف سے ان کو ان کی مادری زبان اسپینی میں لکھی ہوئی ایک کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" بطور تحفہ پیش کی گئی۔ جس کو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کرتے ہوئے اپنی طرف سے چند کتب کا ایک سیٹ ایسوسی ایشن کو تحفۃً دیا۔

(چیئرمین احمدیہ انٹر کالیجیئٹ ایسوسی ایشن کراچی)

اراضی لیہ کیلئے احمدی مزارعین کی ضرورت

سلسلہ کی اراضی لیہ کے لئے احمدی مزارعین کی ضرورت ہے۔ معلومات اور تفصیلات کے لئے جلسہ سالانہ کے ایام میں دفتر وکیل الزراعت تحریک جدید میں تشریف لائیں۔ اور چوہدری فضل الرحمٰن صاحب مینیجر اراضی لیہ کو ملیں

(وکیل الزراعت ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بچے سلمان احمد کا آج گنگا رام ہسپتال میں گلے کا اپریشن ہوا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم اسے صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

(مسعود احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل)

(۲) میرا لڑکا عزیزم کیپٹن منور احمد خان جو ۱۹۵۲ء میں ولایت سے انجنیئرنگ کا کورس پاس کر کے واپس پاکستان آیا تھا۔ اب دوبارہ انجنیئرنگ کے ایک اور کورس کا امتحان دینے کی غرض سے بذریعہ ہوائی جہاز مورخہ ۱۵/۱۲ کو ولایت جا رہا ہے۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ عزیز کے بخیریت پہنچنے امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کرنے اور بخیریت واپسی کے لئے دعا فرمائیں (احمد اللہ خان ربوہ)

(۳) میرا بچہ کئی دن سے بیمار چلا آتا ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ نیز آجکل میں بھی بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہوں احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ پریشانیاں دور فرمائے۔ (قاضی محمد بشیر از کوہ دال)

— روزنامہ الفضل لاہور —
مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۴ء

246

عبرت انگیز

کسی ملک میں اندرونی خلفشار جو اس حد تک پہنچ جاتا ہے۔ کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے سے بھی گریز نہ کیا جاتا ہو۔ سب سے بڑی بدقسمتی ہے۔ اور ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ آج تقریباً تمام اسلامی ممالک کا یہی حال ہے۔ ایران اور مصر نے جس کردار کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس سے چاہیئے کہ تمام مسلمانوں کے سر ندامت سے جھک جائیں۔ اب سوڈان سے بھی خبر آچکی ہے کہ وہاں بھی وزیر اعظم کو قتل کرنے کی سازش میں کچھ آدمی ماخوذ ہیں:

ایک طرف تو ہم دنیا کے سامنے زبان سے یہ دعاوی پیش کر رہے ہیں۔ کہ اسلام ہی موجودہ دنیا کے مصائب کا علاج ہے۔ اسلام ہی دنیا کے دکھتے ہوئے پھوڑے پر پھاہا رکھ سکتا ہے۔ اسلام ہی عالمی امن و امان کی فضا قائم کر سکتا ہے۔ دوسری طرف تمام اسلامی ممالک ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک اپنے کردار سے یہ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ کہ دو مسلمان ایک جگہ چند لمحہ بھی قتل و غارت کے بغیر زندگی نہیں گزار سکتے۔ ایک طرف تو ہم بہانگ دہل یہ اعلان کرتے ہیں کہ اسلام جمہوریت کا علمبردار ہے۔ اس دعوے کی وکالت میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف اسلام کے نام پر پارٹیاں بناتے ہیں۔ اور برسر اقتدار مسلمان زعماء کے قتل کی سازشیں کرتے ہیں۔ اور حکومت کا تختہ ہی الٹ دینے کے لئے ملک کے نوجوانوں تک کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور خود بالجبر حکومت پر قابض ہو جانے کے لئے جمہوریت کے تمام حدود پھاند جاتے ہیں۔

آخر دنیا ہمارے دعاوی کو دیکھے
یا ہمارے کردار کو۔

باوجود اس کے کہ اسلام میں پارٹی بازی ممنوع قرار دی گئی ہے۔ ہم نے ہر اسلامی ملک میں اسلام کے نام پر سیاسی پارٹیاں بنائی ہوئی ہیں۔ اور دین کے دلآویز نام سے بھولے بھالے مسلمانوں کو ورغلا کر اپنے اپنے ملک کا تختہ الٹنے میں مصروف ہیں۔ اور لازماً اس کا نتیجہ ملک میں فساد اور انارکی کی صورت میں نکلتا ہے۔ اور حکومت کو مجبوراً ایسی خطرناک سرگرمیوں کے سدباب کے لئے سخت قدم اٹھانا پڑتا ہے۔ جس کا اثر بھی یقیناً دنیا پر اسلام ہی کے خلاف پڑتا ہے۔

یہ بات کہ اسلام میں اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بنا کر حکومتی اقتدار پر قبضہ کرنے کی جدوجہد خواہ کتنی بھی آئینی اور پُر امن ہی کیوں نہ ہو۔ بذات خود ایسا فعل ہے۔ جس کی اجازت اسلام کی تعلیمات میں موجود نہیں۔ چنانچہ ہم نے الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں مولانا ابوالکلام آزاد کی تصنیف "مسئلہ خلافت" سے حوالے پیش کر کے اس کی اچھی طرح وضاحت کی ہے۔ لیکن کسی سیاسی پارٹی کا اگر طریق کار بھی جبر و اکراہ کے جواز پر مبنی ہو تو اسلام میں اس کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

خلافت راشدہ کے ختم ہونے پر بادشاہی کے قیام پر ہم جو چاہیں اعتراض وارد کریں۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ اس وقت اسلام کی صفوں میں طوائف الملوکی کا جو اندیشہ پیدا ہو گیا تھا اسے ایک مضبوط ہاتھ ہی روک سکتا تھا۔ حضرت معاویہ رضؓ نے قیصر کو جو جواب اس وقت دیا تھا۔ جب اس نے آپ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف مشترکہ لشکر کشی کی پیشکش کی تھی۔ وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر حضرت علیؓ کے خلاف تم نے کوئی اقدام کیا۔ تو پہلا شخص میں ہوں گا۔ جو حضرت علی کی جانب سے میدان وغا میں تمہارے خلاف لڑنے کے لئے نکلے گا۔ اس مسکت جواب کا جو اثر ہوا تاریخ اس کی گواہ ہے۔ اگر خدانخواستہ اس وقت خوارج اپنے ارادوں میں کامیاب ہو جاتے۔ اور اسلامی سلطنت کو جو ایران سے لے کر مراکش تک پھیلی ہوئی تھی۔ جو نہ صرف چاروں طرف سے دشمنوں سے گھری ہوئی تھی۔ بلکہ ابھی بعض علاقوں میں پوری طرح تسلط بھی نہیں جما تھا خانہ جنگی میں مصروف کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو اس وقت اسلام کو بھی ایسا دھچکا لگتا۔ کہ اس کا سنبھلنا مشکل ہو جاتا۔

ملوکیت کی برائیوں کے باوجود اس کا یہ فائدہ ہوا کہ اسلام سیاسی کشمکش کے طوفانوں سے علیحدہ ہو کر علمائے حق کے ہاتھ میں آ گیا اور انہوں نے اس کی ایسی آبیاری کی کہ سیاسی طوفان اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ یہاں تک کہ چین جیسے دور افتادہ ملک میں بھی جہاں کبھی مسلمانوں کی حکومت نہیں ہوئی۔ انہی علمائے حق کی جدوجہد سے اسلام نے اپنا راہ نکال لی۔ اور اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے معلوم دنیا کے طول و عرض میں پھیلتا چلا گیا۔ اگر اسلام کی اشاعت و تبلیغ کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ تو ہمیں معلوم ہو گا۔ کہ اس کا سہرا ان علمائے حق کے سر ہے جنہوں نے سیاسی کشمکش سے الگ رہ کر اپنی زندگیاں اس کے لئے وقف کر دیں۔ اور سیاسی راہ نماؤں نے نہ صرف یہ کہ اس میں کوئی معتدبہ حصہ نہیں لیا۔ بلکہ بعض صورتوں میں ان کا وجود اس کے راستہ میں رکاوٹ بن گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ صدیوں میں حکمرانوں کی ملکی فتوحات اور سیاسی سرگرمیاں جو فی الواقعہ تو اکثر جوع الارض کے باعث تھیں مگر مصلحتاً انہیں مذہبی جنگوں کا نام دیا جاتا تھا۔ نہ صرف اسلام کی بدنامی کا باعث ہوئی ہیں۔ بلکہ خود مسلمان اقوام کی تباہی کا بھی باعث ہوئی ہیں۔ اور اس کا نتیجہ آج یہ ہے کہ تمام دنیا نے گویا مسلمان اقوام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کا تہیہ کر لیا ہے۔

افسوس ہے کہ اس زمانہ میں اسلامی ممالک میں پھر ایسی سیاسی پارٹیاں اٹھ کھڑی ہوئی ہیں۔ جو اسلام کے مقدس نام پر اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے جائز و ناجائز طریقوں سے کوشاں رہی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ ایک طرف تو اسلام دنیا میں بدنام ہو رہا ہے۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کی طاقت اندرونی خانہ جنگیوں میں صرف ہو رہی ہے۔ اور تمام اسلامی اقوام میں اس وجہ سے ایک انتشار کی حالت پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ مصر میں جو کچھ ہوا ہے۔ وہ نہ صرف دردناک ہے بالکل نہایت عبرت انگیز ہے۔ اگر مسلمان اقوام نے اس سے عبرت حاصل کی۔ تو شائد اس ضیاع جان کا اسے بدل سمجھا جا سکے مگر ہمیں اور بھی زیادہ افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ بجائے اس کے کہ ان واقعات سے عبرت حاصل کر کے ایسے عناصر اپنی سرگرمیوں پر نظر ثانی کرتے۔ خود یہاں پاکستان میں ایسی ایک پارٹی موجود ہے۔ جو اس خون سے جو مصر میں بہایا گیا ہے اپنی دکان کے سائن بورڈ کو گلکاریوں سے مزین کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور اس کے ذریعہ عوام کی ہر دلعزیزی کا تمغہ حاصل کرنا چاہتی ہے۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح گزشتہ سال کے فسادات پنجاب میں اس نے کیا تھا:

جلسہ سالانہ اور احباب

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ شمع احمدیت کے پروانے اپنے امام کے روح پرور ارشادات سننے کے لئے مرکز میں آنے کے لئے بیتاب ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ خوشخبری دی تھی۔ یاتیک من کل فج عمیق کہ اے مسیح پاک لوگ تیرے پاس دور دراز سے آئیں گے۔ اور فرمایا تھا۔ کہ وہ اسی کثرت سے آئیں گے۔ کہ تو ان کے اژدھام سے گھبرا نہ جانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:

"لفاظات الموائد کان اکلی — وصرت الیوم مطعام الاھالی"

کہ ایک وہ بھی دن تھا۔ کہ دسترخوانوں کے بچے کھچے ٹکڑے میری خوراک تھی۔ اور آج کئی خاندان میرے دسترخوان پر کھانا کھاتے ہیں۔ اس شعر کی صداقت کا سب سے بڑا اظہار جلسہ سالانہ کے موقع پر ہوتا ہے۔ جب ملک کے گوشے گوشے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان مسیح پاکؑ کے دسترخوان پر خوشہ چینی کرتے ہیں۔ اس جلسہ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ایک ماہ کی تنخواہ کا دسواں حصہ ہر احمدی پر لازم کیا گیا ہے۔

حدیث بخاری میں آیا ہے۔ کہ "مہمان کو کھانا کھلانا ایمان کی علامت ہے۔" اور آپ نے وہ مشہور حدیث سُنی ہوگی۔ جس میں ایک صحابی کی مہمان نوازی پر جب کہ وہ خود بھوکا رہا تھا۔ اور اپنے مہمان کو اس نے کھانا کھلایا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ ان کی اس حرکت پر اللہ تعالیٰ بھی عرش پر مسکرایا۔ اور ایک اور حدیث میں ہے۔ کہ قیامت کے دن ہر شخص سے پوچھا جائیگا۔ کہ تم نے کمایا کہاں سے اور کس پر خرچ کیا۔

ان احادیث پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خوش قسمت ہے وہ شخص جو ہر وقت خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اور خصوصیت سے مہمانوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ اور مبارک ہے وہ مال جو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ سلسلہ کے اخراجات بہرحال ہم ہی نے پورے کرنے ہیں۔ اور جلسہ سالانہ کے ایام قریب تر آ رہے ہیں۔ پس میں آپ سے درخواست کروں گا۔ کہ آپ اپنی جماعت میں تحریک کر کے جلسہ سالانہ کا چندہ پوری شرح سے وصول فرما کر جلد تر مرکز میں بھجوائیں۔ جلسہ سالانہ کے لئے اشیائے خوردنی اور دیگر ضروریات کا انتظام بہرحال پہلے کرنا ہوتا ہے۔ ورنہ وقت پر ایک پیسہ کی چیز دو پیسہ میں ہی ملے گی۔ اور یہ زائد اخراجات محض ہماری سہل پسندی اور غفلت کی وجہ سے ہوں گے۔

پس میری آپ سے درخواست ہے۔ کہ آپ اس مبارک تقریب کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جلد از جلد پوری شرح سے چندہ مرکز میں بھجوائیں۔ یہ مبارک ایام کبھی کبھی یعنی سال میں ایک بار آتے ہیں۔ ع "پھر خدا جانے کہ کب آئیں یہ دن اور یہ بہار"

(ناظر بیت المال ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی عمارت کے افتتاح کی تقریب پر

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل کالج ہذا کی ایک تقریر

مورخہ ۶ دسمبر کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی عمارت کے افتتاح کی تقریب پر کالج کے پرنسپل مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے جو تقریر فرمائی۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔ یاد رہے۔ عمارت کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا:۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ و احباب کرام السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بے حد فضل و احسان ہے۔ کہ اس نے ہزاروں دقتوں اور مشکلات کے باوجود حضور ایدکم اللہ کی دعاؤں کے طفیل اور حضور ہی کی خواہش کی تکمیل میں ربوہ کے پاک ماحول میں تعلیم الاسلام کالج کے لئے ایک عمدہ اور موزوں عمارت عطا کی ہے۔ جو انشاء اللہ پایۂ تکمیل تک پہنچ جانے کے بعد مغربی پاکستان کے کالجوں کی بہترین عمارتوں میں شمار ہوگی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

قادیان میں کالج کا قیام

آج ہمارے دلوں میں ان پیارے دنوں کی یاد تازہ ہو رہی ہے۔ جب حضور ایدکم اللہ نے جماعت اور علاقہ کی ضرورتوں کے پیش نظر قادیان میں ایک ڈگری کالج کھولنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ۱۹۴۴ء میں یہ کالج کھلا۔ اور اس کا نام تعلیم الاسلام کالج رکھا گیا۔ اس کے لئے جماعت کے نوجوان شوق سے آگے آئے۔ اور نہایت قلیل گذارہ پر کام کرنا شروع کیا۔ لیبارٹریز کے لئے سامان مہیا کیا گیا۔ اور بڑی محنت و توجہ سے کتب جمع کی گئیں۔ اس طرح ایک عمدہ لائبریری بن گئی۔ کھیلوں کے کھلے میدان تھے۔ پڑھنے کے لئے چیدہ کتب۔ اور اخلاقی تربیت کے لئے پاکیزہ ماحول تھا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دو ایک برس کے اندر ہی یہ ادارہ اپنے اور بیگانوں میں مقبولیت حاصل کر گیا۔ اور اس میں داخل ہونے کے لئے دور دور سے طلباء آنے لگے۔ ہندو۔ سکھ اور مسلمانوں کے ہر فرقہ کے طلباء نے اس ادارے کے خوشگوار ماحول سے فائدہ اٹھایا مگر ؎

اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے

ہجرت کا پُرآشوب زمانہ

ابھی ہماری پہلی کلاس بھی بی۔ اے۔ بی ایس سی کے امتحان میں نہ بیٹھی تھی۔ کہ ملک پر ایک جنون سوار ہو گیا۔ ۱۹۴۷ء کے بھیانک اور انسانیت کش فسادات شروع ہو گئے۔ جس کے نتیجے میں ہمیں اپنا سب کچھ چھوڑ کر۔ مگر نہیں سب کچھ چھوڑ کر نہیں۔ اپنے بہترین متاع کے سوا اپنا سب کچھ چھوڑ کر اپنے قیمتی سرمایۂ روایات کو ساتھ لیکر ہمیں بھی پاکستان ہجرت کرنا پڑی۔ سٹاف کا ایک حصہ منتشر ہو گیا۔ اکثر طلبا پڑھائی جاری کرنے کے قابل نہ رہے۔ ہم میں سے بہتوں نے سمجھا۔ کہ اب کالج جاری رکھنا اپنے بس کی بات نہیں۔ مگر حضور ایدکم اللہ تعالیٰ کی اولوالعزم فطرت نے جو ناموافق حالات سے شکست کھانا نہ جانتی تھی۔ حکم فرمایا۔ کہ حالات خواہ کتنے ہی ناساز گار کیوں نہ ہوں۔ کالج جاری رہے گا۔

لاہور میں کالج کا اجراء

بڑی جدوجہد کے بعد ایک ڈیری فارم (طویلہ) کالج چلانے کے لئے ہمیں الاٹ ہوا۔ پریکٹیکلز کے لئے ایف سی کالج سے انتظام کیا گیا۔ ۶۰ - ۶۵ منتشر طلباء کو جمع کیا گیا۔ اور کالج کا گویا پھر سے اجراء ہوا۔ کالج کو کالج بنانے کی پھر سے ایک مہم شروع ہوئی۔ لائبریری کے لئے کتب اکٹھی کی جانے لگیں۔ لیبارٹریز کے لئے غیر ملکی آلات کی درآمد شروع کی گئی۔ عمارت کے لئے تگ و دو جاری رہی۔ اور ۱۹۴۸ء میں D.A.V. کالج کی بوسیدہ اور فسادات خوردہ عمارت حاصل کی گئی۔ جس پر قریباً ستر ہزار روپیہ ہمارا خرچ آیا۔ اور حضور ایدکم اللہ تعالیٰ کے انفاس قدسیہ نے اس مُردہ جسم میں جان پھونکنی شروع کی حتیٰ کہ وہ جو تعلیم الاسلام کالج کا نام بھی نہ جانتے تھے۔ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ

"ایک اور کمی جو اب متوسط طبقہ کے طلباء کو سختی سے محسوس کرنی پڑیگی۔ وہ تعلیم الاسلام کالج کا لاہور سے ربوہ منتقل ہو جانا ہے۔ میں متعلقہ حکام سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اس مسئلہ کی طرف فوری توجہ کرتے ہوئے موجودہ تعطیلات گرما کے اختتام کے ساتھ ہی تعلیم الاسلام کالج کی کمی پورا کرنے کے لئے لاہور میں کسی مناسب جگہ پر ایک نیا کالج کھول دیا جائے۔ جہاں کے اخراجات گورنمنٹ کالج اور ایف سی کالج کے اخراجات کا چالیس فی صد ہوں۔" (نوائے وقت ۳۱ اگست ۱۹۵۴ء)

ابتلا کا دَور

مگر ہمارا قیام لاہور کچھ اس قسم کا تھا۔ جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آیہ میں ہے کہ

واذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتی قال اولم تومن قال بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی قال فخذ اربعۃ من الطیر فصرھن الیک ثم اجعل علیٰ کل جبل منھن جزءً ثم ادعھن یاتینک سعیا واعلم ان اللہ عزیز حکیم (البقرہ)

مذہبی جماعتوں پر ابتلاء کے کچھ ایسے دور بھی آتے ہیں۔ کہ جماعت کے مرکزی اداروں کو اپنے مرکز سے دور رہ کر زندہ رہنا پڑتا ہے۔ اپنے مرکز سے دور بے اطمینانی کے کچھ ایسے ہی دن ہم نے بھی لاہور میں گذارے ہیں۔ مگر جب حالات بہتر ہو گئے۔ اور حضور نے اس ادارہ کو بھی مرکز میں بلایا۔ تو جس طرح ہم سے پہلے جامعہ احمدیہ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز سکول حضور ایدکم اللہ کی آواز پر خوشی اور بشاشت سے دوڑتے ہوئے اپنے مرکز میں جمع ہو گئے تھے۔ اسی طرح تعلیم الاسلام کالج بھی اپنی عمارت کی حیرت انگیز تیزی کے ساتھ تکمیل کرتے ہوئے حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضور کے قدموں میں حاضر ہو گیا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ تعلیمی پرندے کی اس پرواز میں بعض پر گر گئے ہیں۔ مگر قانون قدرت سے یہی توقع ہے۔ ان کی جگہ ان سے زیادہ صحت مند اور طاقتور پَر اگینگے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

لاہور سے ربوہ میں

تعلیم الاسلام کالج کا لاہور سے ربوہ کی طرف انتقال مکانی ایک نئی پیدائش کی سی تکلیفیں اور مشقتیں لئے ہوئے تھی۔ سب سے پہلا سوال ایک موزوں عمارت کی تعمیر کا تھا۔ سلسلہ پر بہت سے مالی بوجھ تھے۔ ہجرت کے بعد کام بڑھتے گئے۔ اور قربانی کرنے والوں کی تعداد (تقسیم ہند کی وجہ سے) کم ہو گئی۔ جب اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ہدایات لی گئیں۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ میرے پاس تو کالج کے لئے ایک لاکھ۔ بورڈنگ کے لئے پچاس ہزار اور کوارٹرز کے لئے ۱۶ ہزار روپیہ ہے۔ اس سے زیادہ کا بوجھ جماعت کے مرکزی چندے برداشت نہیں کر سکتے ہاں اگر عطایا لے کر عمارت کی تکمیل کی جا سکے۔ تو کر لی جائے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کا نام لیکر۔ اسی پر توکل کرتے ہوئے اور اس کے فضلوں و رحمتوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے اور اسکی مغفرت کا سہارا لیکر جو بندے کی کمزوریوں کو ڈھانپ دیتا ہے۔ اور نیک نیتی کی تھوڑی سی کوشش کو اس قدر نوازتا ہے۔ کہ دنیا دار کی نگاہ کو خیرہ کر دیتا ہے۔ ہم نے اپنی ضرورت کے مطابق نقشہ بنایا اور تعمیر کا کام شروع کر دیا۔ اور اب آپ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے گنتی کے ان چند روپوں کی حیرت انگیز طلسمی قوت خرید کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی اس دین پر ہماری آنکھیں پُرنم ہیں۔ اور ہمارے دل اس کے حضور سجدہ ریز ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس کے ساتھ ہی ہمارے دل خدا تعالےٰ کے خوف سے کانپ بھی رہے ہیں۔ کہ کہیں ہم نے اپنے قادر و توانا رب کے باب میں بدظنی سے تو کام نہیں لیا۔ کہ اس نے تو بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ "وسع مکانک" مگر ہم نے چالیس ہزار مسقف فٹ کی یہ مختصر سی عمارت ہوسٹل کے لئے تعمیر کر دی جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ جس عمارت کی پہلی منزل کا نقشہ ۱۱۸ طلباء کو مدنظر رکھ کر بنایا گیا تھا۔ اس میں اس وقت ۱۷۰ طلبا ٹھونسے گئے ہیں۔ اور ابھی ۵۰ طلباء انتظار میں کھڑے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ پڑھائی پر بد اثر پڑنے کا اندیشہ ہے۔ اگر حضور ایدکم اللہ تعالےٰ تین سال کے لئے ۳۰ ہزار روپیہ کے قرض کا انتظام فرما سکیں۔ تو طلباء کی یہ دقت بہت حد تک دور ہو سکتی ہے۔ اور روپیہ بھی اپنے وقت پر پورا کیا جا سکتا ہے۔

اساتذہ کی کمی

انتقال مکانی کی وجہ سے دوسری مشکل اساتذہ سے تعلق رکھتی ہے۔ بہت سے اساتذہ جو جماعت احمدیہ سے تعلق نہ رکھتے تھے۔ اور بعض وہ بھی جو نظام جماعت میں پروئے ہوئے تھے۔ ربوہ نہ آئے۔ اور آٹھ اساتذہ کی کمی واقع ہو گئی۔ یہ کمی عارضی انتظامات کی وجہ سے بہت حد تک دور ہو چکی ہے۔ مگر اس مسئلہ کو مستقل طریق پر حل کیا جانا ضروری ہے۔ یا تو قوم کو ایسے نوجوان پیدا کرنے پڑیں گے۔ جو کم گذاروں پر تعلیمی کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور جو نوجوان اس وقت یہاں کام کر رہے ہیں۔ قوم ان پر بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔ اور یا قوم کو اتنا روپیہ خرچ کرنا پڑے گا۔ کہ ہر مذہب اور ہر فرقہ کا قابل استاد خریدا جا سکے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ حضور کی عقدہ کشا انگلیاں اس الجھن کے سلجھانے میں ضرور کامیاب ہوں گی۔ انشاء اللہ۔

سائنس کی تعلیم کا انحصار زیادہ تر آگ اور پانی پر ہے۔ اپنے اس نئے کالج کے لئے ہم نے دو گیس پلانٹ تو جرمنی سے درآمد کر لئے ہیں۔ مگر ابھی تک پانی کا انتظام خاطر خواہ نہیں ہو سکا۔ ایک نل کنواں "تجربتہً" کھودا گیا تھا۔ مگر ۴۱۵ فٹ کھودے جانے کے باوجود مناسب ریت نہیں مل سکی۔ اور اب دوسری جگہ پانی کے لئے کوشش کی جائے گی۔ حضور سے درخواست ہے۔ کہ حضور دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالےٰ جلد تر ہماری اس دقت کو دور فرمائے۔

کالج کے نتائج

ہماری یہ کوشش رہی ہے۔ کہ نہ صرف اخلاقی لحاظ سے بلکہ تعلیمی لحاظ سے بھی یہ ادارہ

ملک کے بہترین اداروں کی صف میں کھڑا ہو۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم بہت حد تک اس میں کامیاب بھی رہے ہیں۔ یہ کامیابی میرے ہم عمل اور colleagues کے بے نفس تعاون کا نتیجہ ہے۔ جس پر میں ان سب کا ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ چنانچہ ہمارے نتائج عام طور پر یونیورسٹی کی اوسط فیصدی سے اچھے رہتے ہیں۔ نتائج کی کیفیت کا اس سے پتہ چل سکتا ہے کہ ایف۔ اے اور ایف ایس سی میں ہمارے سات طلباء نے حکومت سے وظائف حاصل کئے ہیں۔ اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ بہت سے ایسے طلباء جن کے والدین لاہور ہی میں مستقل رہائش رکھتے ہیں۔ ہمارے ساتھ ربوہ آ گئے ہیں۔ اور خرچ کی زیادتی پر کالج کی مرغوب فضا کو ترجیح دی ہے۔ یونیورسٹی کلاسز کے طلباء کو منہا کرنے کے بعد لاہور میں ہمارے طلباء کی تعداد ساڑھے چار سو کے لگ بھگ تھی۔ اور یہاں بھی اس تعداد میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہمیں امید ہے کہ آئندہ دو سال میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ تعداد چھ صد سے اوپر نکل جائے گی اس لئے ہوسٹل کی بالائی منزل کی تکمیل اکتوبر ۱۹۵۵ء سے قبل کی جانی ضروری ہوگی۔

کالج کے دروازے ہر مذہب و ملت کے بچوں کے لئے کھلے ہیں

یہ علاقہ جس میں ربوہ واقع ہوا ہے اور جہاں حضور نے اب تعلیم الاسلام کالج کے کھولے جانے کا حکم صادر فرمایا ہے تعلیمی لحاظ سے پنجاب کے پسماندہ ترین علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس علاقہ کے سینکڑوں ہونہار نوجوانوں پر اعلیٰ تعلیم کے سب دروازے بند تھے۔ مگر اب یہ دروازے ان پر کھولے گئے ہیں۔ اور اس سرچشمۂ علوم سے فیضیاب ہونے کے مواقع انہیں میسر آئے ہیں۔ کیونکہ گو اس ادارہ کے اخراجات کا سب بوجھ جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ہے۔ مگر اسکے دروازے ہر مذہب اور ہر فرقہ کے سعید اور ہونہار بچوں کے لئے کھلے ہیں۔ غریب اور کس مپرس ذہانتیں یہاں پر مفت تعلیم حاصل کر سکتی ہیں۔ پس یہ کالج اس علاقہ کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ ہمارے ہمسائے اس موقعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

درخواستِ دعا

بالآخر میں اساتذہ و طلباء کالج کی طرف سے احباب کرام کی خدمت میں عموماً اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خصوصاً دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نئے کالج کو ربوہ اور اس کے ماحول کے لئے م جماعت احمدیہ اور اسلام کے لئے بہت ہی بابرکت ادارہ بنائے۔ دینی اور دنیاوی علوم کا یہ منبع ہر بینا آنکھ اور ہر مخلص دل کا مرکز بنا رہے حضور کے ہاتھ کا لگایا ہوا یہ شجر اساتذہ اور طالب علموں کے لئے ہمیشہ ہر مبارک ثمر لاتا رہے۔ یہ ادارہ ہر لحاظ سے اتنی ترقی کرے کہ ہر معترض آنکھ جھک جائے اور ہر مخلص دل جھوم اٹھے۔

اللھم آمین اللھم آمین

خاکسار مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج
ربوہ

آسٹریلیا کے ایک رسالہ کا
قرآن کریم کے جرمن ترجمہ پر تبصرہ

آسٹریا کے ایک موقر جریدہ "Bible & Liturgie" نے اگست و ستمبر ۱۹۵۴ء کے شمارہ میں قرآن کریم کے جرمن ترجمہ پر مندرجہ ذیل ریویو کیا ہے۔

قرآن کریم کا نیا شائع کردہ عربی زبان اور اس کے لٹریچر کو سمجھنے میں کافی مدد دینے کا موجب ہوگا۔ آسٹریا میں الہیات اور مشرقی علوم کے طالب علم کو جو عربی میں ڈاکٹری کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ ادب عربی میں مہارت پیدا کرنے کے لئے اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ نائب وکیل تالیف و تصنیف
تحریک جدید ربوہ

پتہ مطلوب ہے

مولوی کرم الٰہی صاحب ولد میاں حیات اللہ صاحب سکنہ دیپ گراں ضلع ہزارہ کا ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر کوئی دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود اعلان پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

درخواستِ دعا

میرے والد محترم مکرم بابو عبدالغنی صاحب انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودھراں ضلع ملتان ایک زخم کی وجہ سے بیمار ہیں۔ پہلے درد اور ورم کی تکلیف میں کافی کمی ہو گئی تھی۔ لیکن اب پھر درد وغیرہ شروع ہونے لگا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ محترم والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔
ایم عبدالشکور انبالوی II ایئر ایم بی بی ایس میڈیکل کالج لاہور

احباب اپنے غریب بھائیوں کے لئے پارچات لائیں

ربوہ میں بعض غریب۔ بیوہ عورتیں رہتی ہیں۔ اور بعض یتیم بچے تعلیم پاتے ہیں۔ نیز بعض ایسے غرباء ہیں۔ جو باوجود محنت مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے کہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں۔ میں صاحب استعداد اور مخیر حضرات سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے غریب بھائیوں۔ یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعملہ پارچات فوراً بھجوا دیں۔ یا پھر جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دے کر رسید حاصل کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی)

ٹکٹ سٹیج کے متعلق ضروری اعلان

ٹکٹ سٹیج جلسہ سالانہ کے متعلق اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ایسی درخواستیں آخر نومبر تک قابل قبول ہوں گی۔ اس کے بعد بھی اعلان کیا گیا کہ عرصہ معینہ گزر چکا ہے۔ لہٰذا احباب درخواستیں نہ بھجوائیں۔ مگر درخواستیں بدستور آ رہی ہیں۔

تمام ایسے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ تاریخ معینہ کے بعد موصول درخواستوں پر غور کرنے سے نظارت ہذا معذور ہے۔ امید ہے کہ احباب بُرا محسوس نہ کریں گے۔ جو درخواستیں آخر نومبر تک موصول ہوئی ہیں۔ ان کے متعلق بھی ایک کمیشن فیصلہ کرے گا۔ اور صرف مستحقین کے لئے ہی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ احباب مطلع رہیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

والدین کی توجہ کے لئے

(۱) جو دوست اس دفعہ اپنے بچوں کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ساتھ لا رہے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کی خود اچھی طرح سے نگرانی رکھیں۔ عدم احتیاط کے نتیجہ میں اکثر بچے گم ہو گئے رہتے ہیں۔

(۲) گم شدہ بچوں کو ان کے والدین تک پہنچانے کے لئے کارکنان کو بہت زیادہ وقت اٹھانا پڑتی ہے۔ اس وقت کو رفع کرنے کے لئے والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے بچوں کی جیب میں ایک شناختی کارڈ تحریر کر کے ڈال دیں۔ جس پر بچہ کا نام ۔ والد کا نام۔ مقام جماعت معہ ضلع اور قیامگاہ کا پتہ درج ہو۔ امید ہے اس کی پابندی کی جائے گی۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

جلسہ سالانہ پر دوکان کھولنے کے خواہشمند احباب

اعلان کیا جاتا ہے کہ خواہشمند احباب جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دوکان کھولنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں ۱۸/۱۲/۵۴ تک ناظر صاحب امور عامہ کے نام بھجوا دیں۔ اس کے بعد کسی درخواست دکان پر غور نہ کیا جائے گا۔ (افسر جلسہ سالانہ)

جلسہ سالانہ پر صنعتی نمائش نہیں ہوگی

وکالت تجارت نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک صنعتی نمائش کے انعقاد کا انتظام کیا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت کم احباب نے اس میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ اس بناء پر اس کا ارادہ ترک کر دیا گیا ہے۔ اس لئے جلسہ کے موقعہ پر نمائش نہیں ہوگی۔ احباب مطلع رہیں۔

(وکیل التجارت تحریک جدید)

ضلع سیالکوٹ کے احمدیوں کی اطلاع کے لئے

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء ربوہ کے موقعہ پر انشاء اللہ تعالیٰ سیالکوٹ سے ایک سپیشل ٹرین مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۴ء کو چلائی جائے گی۔ گاڑی کی روانگی از سیالکوٹ کا وقت بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

خاکسار:۔ قائم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

معلومات عامہ

الجزائر

طونس اور مراکش کے بعد شمالی افریقہ میں فرانس کی تیسری نو آبادی الجزائر میں بھی حالات نازک صورت اختیار کر گئے ہیں۔ اور الجزائر کے باشندوں اور فرانس کی مسلح افواج میں جنگ شروع ہو گئی ہے۔ سرکاری اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ فرانسیسی ہوائی جہاز اور مشین گنوں سے گولیاں برسا رہے ہیں۔ لیکن فرانس کی فوج جدید اسلحہ جات کے باوجود ان کے جذبہ حریت کو دبانے میں ابھی تک ناکام رہی ہے۔ اور وطن عزیز کو آزاد کرانے کی جدوجہد مشرقی الجزائر میں بھی شروع ہو گئی ہے۔ قوم پرست بڑی ثابت قدمی سے فرانس کی افواج کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور مشرقی الجزائر کے وسیع پہاڑی علاقہ پر انہیں مکمل تسلط حاصل ہے۔ اور فرانس کے حکام کا بیان ہے کہ انہیں قوم پرستوں کے جذبات کو کچلنے کے لئے دو ڈیژن فوج کی ضرورت ہو گی۔

پس منظر

الجزائر شمالی افریقہ کی فرانسیسی نو آبادی ہے۔ اس کے مغرب میں مراکش شمال میں بحیرۂ روم اور مشرق میں طونس اور لیبیا واقع ہیں۔ یہ وسیع نو آبادی دو حصوں شمالی الجزائر اور صحرا میں منقسم ہے۔ سابق الذکر کا رقبہ ۸۰ ہزار مربع میل اور موخر الذکر کا ۸ لاکھ ۴۰ ہزار مربع میل ہے۔ لیکن موخر الذکر لق و دق ریگستان پر مشتمل ہے۔ اور اس کی آبادی اور وسائل بہت محدود ہیں۔

الجزائر میں فرانسیسی نو آبادکاروں کی آمد ۱۸۳۰ء میں شروع ہوئی۔ اور اس میں سال بسال اضافہ ہوتا رہا۔ اس وقت الجزائر میں فرانسیسی اور یورپی آبادکاروں کی تعداد ۱۰ لاکھ سے زائد ہے۔ مگر کل آبادی ایک کروڑ کے قریب ہے۔ الجزائر کے دارالحکومت کا نام بھی الجزائر ہی ہے۔ دوسرے مشہور شہر اوران سدی العباس، اولادعزادیہ، بسکرہ، سقیف وغیرہ ہیں۔

انتظامی اعتبار سے الجزائر نہ ایک فرانسیسی نو آبادی ہے۔ اور نہ ہی اسے خود مختاری حاصل ہے اس کے گورنر جنرل کا تقرر فرانس کے وزیر داخلہ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ الجزائر کے فرانسیسی آبادکاروں کے تین نمائندے فرانس کی قومی اسمبلی میں بھی شامل ہوتے ہیں الجزائر میں دو قومی اسمبلیاں بھی ہیں۔ جس میں فرانسیسی زمیندارں کے ۴۲۔ غیر کاشتکاروں کے ۲۲ اور مسلمانوں کے صرف اکیس نمائندے ہوتے ہیں۔

الجزائر ایک زراعتی ملک ہے لیکن پیداوار کے بیشتر وسائل فرانسیسی آبادکاروں کے تسلط میں ہیں کپاس اور پھل بھی وسیع پیمانے پر کاشت کئے جاتے ہیں بعض علاقوں میں معدنی ذخائر بھی ہیں جو فرانس، برطانیہ اور مغربی ممالک کے صنعتی مراکز کو برآمد کئے جاتے ہیں۔ الجزائر میں تقریباً ۳ ہزار میل لمبی ریلوے لائن ہے۔ لیکن صحرائی علاقہ ہونے کی وجہ سے باربرداری کا بیشتر کام اونٹوں سے لیا جاتا ہے۔ مشہور بندرگاہیں الجزائر، اوران، بونا، فلپ، ویل، بنی صاف وغیرہ ہیں۔

تاریخی اعتبار سے الجزائر کا طونس اور مراکش سے ہمیشہ بہت گہرا تعلق رہا ہے۔ ۲۰۰ء قبل مسیح رومیوں نے اس علاقہ کو اپنی سلطنت کا حصہ بنایا۔ لیکن بارھویں صدی تک اس علاقہ پر نہ صرف عربوں کا تسلط مکمل ہو گیا تھا بلکہ یہاں کے تہذیب و تمدن پر بھی اسلامی اثرات کو غلبہ حاصل ہو گیا۔ عرب فتوحات کا سلسلہ ساتویں صدی ہی میں شروع ہو گیا تھا۔ مقامی آبادی نے ابتدا میں اسلامی فتوحات کی پرزور مخالفت کی لیکن بالآخر ساری آبادی نے اسلام قبول کر لیا۔ خلافت کے عروج و زوال کے ساتھ یہاں بھی اقتدار و اختیارات میں نشیب و فراز آتے رہے۔ کئی بربر خاندانوں نے بادشاہتیں قائم کیں جن میں "موحدین" کی سلطنت تاریخ اسلام کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس سلطنت کا شیرازہ تیرھویں صدی میں بکھر ا۔ اس کے کھنڈرات پر تین بادشاہتیں قائم ہوئیں۔ اور یہ وسیع ملک طونس، فرانس اور الجزائر میں تقسیم ہو گیا۔

سولھویں صدی میں اس علاقہ میں ایک طرف ہسپانوی اور بحیرہ اثر بڑھنے لگا۔ اور دوسری طرف ترکی کی عثمانی سلطنت کا۔ اول الذکر دو طاقتوں نے کافی علاقہ اپنے زیر نگیں کر لیا۔ اہل الجزائر نے یورپی تسلط سے نجات حاصل کرنے کے لئے دوبار ترکی سے مدد کی درخواست کی ۱۵۰۸ء سے ۱۵۷۹ء تک جنگ کے بعد یہ سارا علاقہ ترکی کے زیر نگیں آگیا۔ الجزائر میں فرانسیسیوں کا عمل دخل سولھویں صدی میں شروع ہوا۔ مارسیلز کے تاجروں نے پہلی تجارتی بستی بونا قائم کی اور فرانسیسی تاجروں نے ملکی معاملات میں دخل دینا شروع کیا۔

۱۸۲۷ء میں فرانسیسی فوج بھی توسیع و تسخیر کی مہم میں باقاعدگی سے شامل ہو گئی۔ اس کے بعد یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور جولائی ۱۸۳۰ء میں الجزائر پر فرانس کا قبضہ ہو گیا۔ ترکی کے اخراج کے بعد مقامی آبادی اور فرانس میں کشمکش جاری رہی۔ انقلابات کے زمانہ میں حکومت کبھی مکمل نیچ اور کبھی اس سے دست بردار ہونے کے فیصلے کرتی رہی ۱۸۳۴ء میں پہلا فرانسیسی گورنر جنرل مقرر کیا گیا۔

جدوجہد آزادی

اہل الجزائر فرانس کے خلاف ابتدا سے نبرد آزما چلے آرہے ہیں۔ سب سے پہلے ۱۸۳۲ء میں ایک بطل حریت عبدالقادر نے علم بغاوت بلند کیا۔ لیکن سات سال کی طویل جنگ کے بعد عبدالقادر کو ہتھیار ڈالنے پڑے اور ۱۸۴۸ء میں الجزائر کو فرانسیسی سلطنت کا حصہ بنا دیا گیا۔

نپولین کے زمانہ کے بعد بھی الجزائر میں جنگ حریت جاری رہی ۱۸۶۴ء میں جنوبی علاقہ کے ایک سردار سیدی شیخ نے بغاوت کی۔ اور یہ سلسلہ ۱۸۸۳ء تک جاری رہا۔ جنگی فتوحات کے ساتھ فرانس نے اقتصادی تسلط کا سلسلہ جاری رکھا ۱۸۹۰ء تک ملک کی زرعی اراضی کا نصف فرانسیسی آبادکاروں کے ہاتھ میں آ چکا تھا پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں بھی ان علاقوں میں کافی تبدیلیوں کا دور دورہ رہا۔ دوسری جنگ عظیم میں تو فرانسیسی تسلط کا خواب ہمیشہ کیلئے چکنا چور ہونے کے قریب ہونے قریب تھا لیکن اتحادیوں نے صورت حال بدل دی اور فرانس کے پاؤں ایک مرتبہ پھر جم گئے۔ لیکن شمع حریت کے پروانے ابھی تک جدوجہد کر رہے ہیں اور تازہ خبریں اسکی پوری طرح آئینہ دار ہیں۔

امریکہ کی سیاسی جماعتیں

امریکہ کی ۱۷۸ سال کی تاریخ میں دو بڑی سیاسی جماعتیں جو امریکی جمہوریت کی ابتدا ہی میں قائم ہو گئی تھیں مختلف ناموں سے یاد کی جاتی رہی ہیں۔ اب جو جماعت ڈیموکریٹک پارٹی کے نام سے مشہور ہے ۱۸۲۸ء میں اینڈریو جیکسن کے انتخاب کے وقت قائم ہوئی تھی۔ موجودہ ری پبلکن پارٹی کی تشکیل ۱۸۵۴ء میں ہوئی تھی۔ یہ جماعت ان دارے دہندگان کے اتحاد کا نتیجہ تھی جو اس وقت کی "وہگس" پارٹی سے کوئی تعلق نہیں رکھتے تھے۔ اس جماعت نے ۱۸۶۰ء میں ابراہیم لنکن کو صدر منتخب کیا۔ اور اس وقت سے ری پبلکن پارٹی امریکہ کی دو میں سے ایک بڑی سیاسی جماعت سے چلی آرہی ہے۔

جب ۱۸۶۱ء میں امریکی خانہ جنگی شروع ہوئی۔ تو یونین کے حامی ڈیموکریٹ اور ری پبلکنوں نے مل کر کانسٹی ٹیوشنل پارٹی قائم کی۔ لیکن یہ جماعت خانہ جنگی کے ساتھ ختم ہو گئی۔ اور اس کے ارکان پھر ڈیموکریٹک اور ری پبلکن میں شامل ہو گئے۔

۱۸۶۵ء کے بعد کئی چھوٹی چھوٹی سیاسی جماعتیں ابھریں اور بعض اوقات انہوں نے قومی طبقاتی اور مقامی امور میں اہم حصہ بھی لیا۔ اب ان میں سے بہت سی جماعتیں ٹوٹ چکی ہیں۔ ان کے اکثر ارکان کسی ایک بڑی سیاسی جماعت میں شامل ہو گئے ہیں۔ بعض اوقات یہ چھوٹی جماعتیں صدارتی انتخاب کے نتائج تک پر اثر انداز ہوئیں اسی طرح ایک معمولی سی جماعت "پاپولسٹ پارٹی" ۱۸۹۲ء میں ایک قومی جماعت کی حیثیت سے منصۂ شہود پر آئی تھی۔ لیکن اسی سال (۱۸۹۲ء میں) ڈیموکریٹوں نے اپنی سابقہ پالیسی کو بدل کر پاپولسٹ پارٹی کے پروگرام کو اپنا لیا۔ .... جو یہ تھا۔ کہ حکومت کے کاروبار کو عوام کے مفاد کے لئے چلایا جائے

جس سال امریکہ میں صدر کا انتخاب ہوتا ہے۔ اس سال کی انتخابی مہم میں ہر قومی سیاسی جماعت ملک کے سامنے اپنا لائحہ عمل یا ان پروگراموں اور اصولوں کے بارے میں ایک منشور پیش کرتی ہے۔ جس کو عملی جامہ پہنانے اور جس کی پابند رہنے کی یہ جماعت وعدہ کرتی ہے۔ بالعموم یہ لائحہ عمل یا منشور بعض داخلی مسائل پر ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں۔ لیکن بڑے بڑے بین الاقوامی مسائل پر اکثر ان کے خیالات ملتے جلتے ہیں۔ بلکہ ایک ہی جیسے ہوتے ہیں۔

سیاسی جماعتیں اپنی کامیابی کے لئے لوگوں کے تین عام طبقوں پر انحصار کرتی ہیں۔ پہلا طبقہ پارٹی کے باقاعدہ ارکان کا ہے۔ جو انتخاب میں اپنی پارٹی کی فتح کے لئے سخت کام کرتے ہیں۔ اس طبقہ میں پارٹی کے عہدیدار، منتظم، رضاکار اور تنخواہ دار کارکن منتخب سرکاری عہدیدار، سرکاری عہدوں کے امیدوار جماعتی اخباروں کے ایڈیٹر اور پارٹی سے فائدہ اٹھانے کی امید رکھنے والے افراد شامل ہوتے ہیں۔

دوسرا طبقہ جو اس سے کافی بڑا ہوتا ہے۔ پارٹی کے باقاعدہ ارکان جیسا سرگرم تو نہیں ہوتا۔ البتہ پارٹی کے نقطۂ نظر سے پارٹی کے ارکان کے بعد یہی طبقہ انتہائی قابل اعتماد ہوتا ہے۔ یہ طبقہ پارٹیوں کی پالیسیوں کی پیروی کرتا ہے۔ پارٹی کے ساتھ اپنے تعلق کا اندراج کراتا ہے۔ اور اپنے اثر و رسوخ سے جو اس کو اپنی ریاستوں اور بستیوں میں حاصل ہوتا ہے۔ پارٹی کا پلہ بھاری کرنے کے لئے بروئے کار لاتا ہے۔

تیسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جو عام طور پر کسی نہ کسی پارٹی کی قیادت کی پیروی کرتے ہیں۔ اور ریاستی اور قومی مہموں میں توازن طاقت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ توازن ایسے حلقوں میں انتخابات کے نتیجہ کا تعین کرتا ہے۔ جہاں پارٹی کی طاقت کا توازن کم و بیش برابر ہوتا ہے سیاسی رہنما اور جماعتیں لوگوں کو مسائل حاضرہ سے آگاہ رکھتی ہیں۔ اور ان سے درخواست کرتی ہیں کہ وہ انتخابات کے وقت پارٹی کے امیدواروں کو رائے دینے کیلئے پولنگ اسٹیشنوں پر جائیں۔ اس لحاظ سے امریکہ کی سیاسی جماعتیں لوگوں کو پولنگ بوتھ تک لانے کیساتھ ساتھ نہیں رہنے قائم کرنے میں بھی مدد دیتی ہیں

موجودہ حالات میں جب کہ دنیا سرعت کے ساتھ بدل رہی ہے رہنے اور پالیسی میں لچک امریکہ کی دونوں بڑی سیاسی جماعتوں کا خاصہ ہے۔ چنانچہ اکثر سیاسی مبصرین ڈیموکریٹ کو ری پبلکن مقاصد کی اور ری پبلکن کو ڈیموکریٹک مقاصد کی حمایت کرتے ہوئے پاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب ان پارٹیوں کے درمیان کوئی اتنا واضح اختلاف باقی نہیں رہا ہے جتنا کہ ان کے قیام کے وقت پایا جاتا تھا

امریکہ میں ووٹروں کی تعداد دس کروڑ ہے جو ملک میں ایک زبردست سیاسی قوت کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن تنظیم اور رہنمائی کے فقدان سے ایسی زبردست قوت کا شیرازہ درہم برہم ہو سکتا ہے۔ اس لئے امریکہ کی سیاسی جماعتیں اپنی کامیابی کے لئے تنظیم اور جدوجہد پر بھروسہ کرتی ہیں۔ اور امریکہ کے رائے دہندگان کی بھاری تعداد مختلف عناصر کے قومی اور بین الاقوامی سیاسی، قومی، معاشرتی اور اقتصادی نظریات و مقاصد سے گہرا ربط رکھتی ہے۔ تاکہ اہل امریکہ کو اکٹھا کر کے حاصل ہو سکے۔ جس کے گرد اور جس کے ذریعے وہ ایک سیاسی قوت کی حیثیت سے اپنی مرضی کو موثر بنا سکیں۔

پسماندہ ممالک کی ترقی کیلئے بین الاقوامی مالیاتی کارپوریشن قائم کرنے کا فیصلہ

نیویارک ۱۳ دسمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے دنیا کے پسماندہ ممالک کی ترقی کے لئے بین الاقوامی مالیاتی کارپوریشن کے قیام کی قرارداد منظور کر لی ہے۔ اس کارپوریشن کے قیام کا مسئلہ پچھلے دو برس میں کئی مرتبہ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں زیر بحث آچکا تھا لیکن کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہو سکا تھا کیونکہ اس تحریک کو امریکہ اور برطانیہ کی حمایت حاصل نہ تھی۔ لیکن کل کے اجلاس میں جنرل اسمبلی نے پچاس ووٹوں کی حمایت سے بین الاقوامی مالیاتی کارپوریشن کے قیام کی قرارداد منظور کر لی ہے۔ اس قرارداد کے خلاف کوئی ووٹ نہیں ڈالا گیا۔ البتہ روسی گروپ کے ملکوں نے اس کی حمایت میں بھی ووٹ نہیں دیا۔ مالیاتی کارپوریشن کے قیام کی تحریک پچھلے دو برس سے جاری تھی لیکن بڑے بڑے صنعتی ممالک امریکہ اور برطانیہ کی تائید حاصل نہ ہونے کے باعث کارپوریشن کے قیام کے فیصلے میں تاخیر ہوئی ہے۔ دنیا کے پسماندہ ملکوں کو اقتصادی امداد دینے کے لئے جس قدر جلد ممکن ہوا ایک فنڈ قائم کیا جائے گا۔ علاوہ بین الاقوامی مالیاتی کارپوریشن پسماندہ ممالک کو طویل مدتی قرضے دے گی۔ یہ کارپوریشن جن ملکوں کو قرضے دے گی ان کی حکومتوں سے گارنٹی نہیں لے گی۔ امریکہ نے اس فنڈ میں ساڑھے تین کروڑ ڈالر کا عطیہ دینے کی پیشکش کی ہے۔

اقتصادی کمیٹی کی سفارش پر کارپوریشن کے اقتصادی امور سے متعلق چار قراردادیں منظور کیں ان کا تعلق نجی سرمایہ کے بین الاقوامی لین دین۔ بین الاقوامی محصولات اور زرعی اصلاحوں سے ہے جنرل اسمبلی میں .... بلجیئم کے نمائندے نے کہا ہے۔ کہ وہ بین الاقوامی مالیاتی کارپوریشن کے تحت دی جانے والی امداد کا خاکہ تیار کرے۔ انہیں یہ اختیار ہوگا۔ کہ وہ مختلف ممالک کے لئے کارپوریشن سے دی جانے والی امداد کا تعین کریں۔

سمپورنانند یوپی کے وزیر اعظم ہوں گے

لکھنؤ ۱۳ دسمبر۔ یوپی بھارت کی کانگرس پارلیمانی پارٹی نے ڈاکٹر سمپورنانند کو اپنا لیڈر منتخب کر لیا ہے مسٹر نند پنڈت پنت کے جانشین ہوں گے۔ جنہیں مرکزی وزارت میں شامل کئے جا چکے ہیں۔ توقع ہے۔ کہ پنڈت پنت ماہ رواں کے وسط میں وفاع داخلہ کی وزارت کا قلمدان سنبھالیں گے۔ با وثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے وزارت داخلہ کا عہدہ لینے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

روس اور بھارت کے درمیان تجارت کی رفتار

کلکتہ ۱۳ دسمبر۔ اگرچہ روس سے آئندہ زیادہ اہم اشیاء منگوانے کے مرکزی فیصلہ کی بناء پر دونوں ملکوں کی تجارت بڑھنے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ مگر گذشتہ چند سالوں میں روس اور بھارت کی باہمی تجارت میں کوئی نمایاں ترقی ہو سکی

۵۱-۱۹۵۰ء میں بھارت نے روس سے ۲۰۳۰۰۰۰ روپے ۵۳-۱۹۵۲ء میں ۲۰۴۰۰۰۰ روپے کی مالیت کا سامان برآمد کیا تھا۔

دسمبر ۱۹۵۲ء سے ستمبر ۱۹۵۳ء تک روس سے ۷۰۰۰۰۰ روپے کا مال بھارت آیا۔

بھارت نے سوویٹ روس کو ۵۱-۱۹۵۰ء میں ۱۳۴۰۰۰۰ روپے ۵۲-۱۹۵۱ء میں ۶۶۰۰۰۰۰ روپے اور ۵۳-۱۹۵۲ء میں ۸۵۰۰۰۰ روپے کا سامان برآمد کیا تھا۔

یاد ہو گا۔ کہ گذشتہ دسمبر میں ...

ملک میں امن و تنظیم کیلئے عوام پر اعتماد رکھنا ضروری ہے" (سہروردی)

کراچی ۱۳ دسمبر۔ پاکستانی عوامی لیگ کے قائد مسٹر حسین شہید سہروردی تقریباً چار ماہ کی غیر حاضری کے بعد کل کراچی پہنچے ہیں ہوائی اڈے پر عوامی لیگ کے ہزاروں نے ان کا استقبال کیا اور انہیں ہار پہنائے مسٹر سہروردی ہوائی اڈے سے عوامی لیگ کے ..... پیر صاحب مانکی شریف کے ساتھ کار میں بیٹھ کر کراچی میں اپنی جائے رہائش پر پہنچے۔ اور وہاں انہوں نے عوامی لیگ کے کارکنوں سے ملاقات کی۔ اور ان سے غیر رسمی گفتگو کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ ۱۴ دسمبر کی صبح کو عوامی لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں سیاسی صورت حال پر غور کیا جائے گا۔ ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال کے متعلق عوامی لیگ کے رویہ کا تعین مجلس عاملہ کے بعد ہی کیا جائے گا۔

مسٹر سہروردی نے ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال کے ضمن اخبار نویسوں سے کوئی ..... سے انکار کر دیا۔ لیکن انہوں نے کہا۔ کہ ملک میں امن و تنظیم قائم رکھنے کیلئے عوام پر اعتماد کرنا اور جمہوریت کو بحال کرنا ضروری ہے۔ جس قسم کے حالات سے بعض دوسرے ملک اس وقت دوچار ہیں اگر پاکستان کو ان حالات سے بچانا ہے۔ تو پھر یہ اقدام ضروری ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ وہ مختلف صوبوں کے عوامی رہنماؤں سے کل دس بجے سے ملاقاتیں شروع کریں گے۔ مسٹر سہروردی کراچی، صوبہ سرحد، بہاولپور، پنجاب، مشرقی بنگال اور سندھ کے عوامی لیڈروں سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کریں گے۔

ایک اخباری نامہ نگار نے ان سے پوچھا۔ اگر انہیں کوئی عہدہ پیش کیا گیا۔ تو کیا وہ اسے قبول کر لیں گے مسٹر سہروردی نے اس کے جواب میں کہا۔ کہ میں اپنی پارٹی کے رہنماؤں کے ساتھ مذاکرات کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کر سکتا ہوں عوامی لیڈروں کے ذریعے ہی مجھے عوام کے خیالات کا علم ہو سکتا ہے۔ اور مجھے کچھ کہنے سے پہلے اپنے عوام سے مشورہ کرنا چاہیئے۔

پاکستان میں عوام کی خوشحالی کیلئے ہر سال ایک ارب روپیہ خرچ ہوتا ہے

نئی دہلی ۱۴ دسمبر۔ پاکستانی ترقیاتی بورڈ کے صدر ڈاکٹر زاہد حسین نے بتایا۔ کہ پچھلے دو سال سے حکومت پاکستان عوام کی بنیادی ضروریات سے متعلق امور کی ترقی کے لئے ہر سال ایک ارب روپیہ خرچ کرتی رہی ہے اور امید ہے۔ کہ آئندہ دو تین برس میں پاکستان عام اشیائے ضروریہ کی فراہمی کے معاملے میں خود کفیل ہو جائیگا اور پھر پاکستان غیر ممالک سے خام مال اور اشیائے اصل حاصل کرنے کے لئے زرمبادلہ صرف کر سکے گا۔

پاکستان ترقیاتی بورڈ کے صدر ڈاکٹر زاہد حسین نے آج یہاں اخباری نمائندوں کو بتایا ہے۔ کہ آئندہ اپریل میں حکومت پاکستان قومی ترقی کے پانچ سالہ منصوبے کو ہاتھ میں لے گی اس منصوبے کے مطابق ملک میں صحت عامہ۔ زراعت، صنعت اور ٹرانسپورٹ کی ترقی کی سکیمیں شامل ہیں مسٹر زاہد حسین نے بتایا۔ کہ حکومت اپنے وسائل کا اندازہ لگا رہی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ بھارتی حکومت نے انہیں مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے۔

آزاد کشمیر میں صحت عامہ کیلئے ۶ لاکھ ۵۰ ہزار روپے خرچ کئے جائیں گے

مظفر آباد ۱۳ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آزاد کشمیر میں اس وقت تین فوجی ہسپتال چار سول ہسپتال اور پچاس شفاخانے پوری تندہی سے طبی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت یونانی دواخانے قائم کرنے کی سکیم پر بھی غور کر رہی ہے۔ اور قائم شدہ یونانی دواخانوں کو ہر ممکن سہولتیں بہم پہنچا رہی ہے مظفر آباد میں ایک ہسپتال کی تعمیر کی سکیم بھی زیر غور ہے۔ اور حکومت نے قائم شدہ ہسپتالوں کے لئے جدید ترین آلات مہیا کرنے اور مریضوں کو سہولتیں بہم پہنچانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ جس پر ساڑھے چھ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے ڈاکٹروں کی کمی کو دور کرنے کے لئے مزید ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں۔ تپ دق کی روک تھام کے لئے امریکی ماہرین کی نگرانی میں ٹیکے لگائے جا رہے ہیں۔ اور بی۔ سی۔ جی کے ٹیکے کی مہم تیز تر کر دی گئی ہے۔

✻ ۱۹۵۳ء کے انڈو سوویٹ تجارتی معاہدے کے تحت بھارت نے روس سے تقریباً ۸۰ اشیاء مثلاً برقی سامان۔ ٹریکٹر، مشین ٹولز، کھدائی کرنے والی مشینیں۔ کان کنی اور سڑکیں تعمیر کرنے والا سامان اور دیگر اہم اشیاء منگوانے کا وعدہ کیا تھا۔

آج ہی قیمت اخبار منی آرڈر کے ذریعہ بھجوا دیں کیونکہ جلسہ کے موقعہ پر آپکو فرصت کم ہوگی!

برما کے وزیر اعظم کی چین سے واپسی

پیکنگ ۱۳ دسمبر۔ برما کے وزیر اعظم مسٹر او نو آج پیکنگ سے واپس برما روانہ ہو گئے۔ پیکنگ کے ہوائی اڈے پر چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی اور اعلیٰ چینی حکام نے انہیں الوداع کہا مسٹر او نو برما واپس آتے ہوئے راستے میں جنوبی اور مشرقی چین میں قیام کریں گے۔

برما روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے ہوائی اڈے پر کہا کہ عنقریب میں برما کا ایک صنعتی اور تجارتی وفد چین بھیجوں گا تاکہ دونوں ممالک کے تعلقات ہر لحاظ سے خوشگوار ہو سکیں۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

گڑ ۸/۹ روپے تا ۸/۱۲ روپے گڑ رس کٹ -/۵ روپے تا ۸/۷ روپے۔ شکر -/۱۲ روپے تا -/۱۴ روپے دیسی کھنڈ -/۲۴ روپے تا -/۳۶ روپے۔ گندم ۴/۱۱ روپے چاول باسمتی ۸/۲۲ روپے تا ۸/۲۳ روپے۔ چاول سیلہ -/۲۱ روپے تا -/۲۴ روپے چاول سفید ۱۰/۱۲ روپے تا ۸/۱۱ روپے۔ چنے سیاہ -/۷ روپے تا ۷/۲ روپے چنے سفید -/۱۰ روپے تا ۸/۱۴ ماش سیاہ -/۱۱ روپے تا ۸/۱۱ ماش سبز ۸/۱۱ روپے تا ۸/۱۲ روپے مونگ پنجاب -/۹ تا ۸/۹ روپے۔ مونگ حیدرآباد -/۱۱ روپے مسور سندھ -/۲۰ روپے تا -/۲۲ روپے باجرہ -/۹ روپے تا ۸/۹ روپے مکئی سرخ ۸/۱۲ روپے تا -/۹ روپے موٹھ ۸/- روپے تا -/۹ روپے لوبیا سفید -/۲۹ روپے تا ۸/۳۹ روپے مرچ سرخ قصوری -/۵۰ روپے تا -/۵۲ روپے مرچ سرخ ڈنڈی ٹوک -/۵۵ روپے تا -/۶۳ روپے

صرافہ

سونا پونڈ ۴/۹۷ روپے سونا تیزابی ۸/۹۴ روپے سونا پونڈ ۸/۶۴ روپے چاندی ہتوبی -/۱۵۰ روپے چاندی سکہ -/۱۴۱ روپے چاندی تیزابی -/۱۵۷ روپے دفون نمبر ۷۰ (۹۴)

سونا پانسہ ۴/۹۵ روپے۔ سونا تیزابی ۸/۹۴ پونڈ ۴/۶۴ روپے۔ چاندی ہتوبی -/۱۵۵ چاندی سکہ -/۱۴۱ روپے چاندی تیزابی -/۱۵۸ روپے دفون نمبر ۵۳۶ (۲)

کولمبو منصوبہ کے حلقۂ اثر میں توسیع کے لئے پاکستان کا مطالبہ

کراچی ۱۳ ر دسمبر۔ یہاں معتبر ذرائع سے معلوم ہؤا ہے۔ کہ پاکستان اس کوشش میں ہے۔ کہ کولمبو منصوبے کے حلقۂ اثر میں توسیع ہو جائے۔ پاکستان کی ان کوششوں کا مطلب یہ ہے۔ کہ پسماندہ ممالک کو مغربی حکومتوں کی طرف سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں فنی اور اقتصادی مل سکے۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ پاکستان نے اٹاوہ کے اجلاس میں اپنی اس رائے کا اظہار کیا تھا جس کا بہت خوشگوار ردعمل ہؤا۔ اب اس بات کا امکان ہے۔ کہ شریک ممالک اس سلسلے میں باہمی گفت وشنید کے بعد مناسب اقدام کریں گے۔ مرکزی حکومت ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ترقیاتی منصوبوں کو وسعت دے رہی ہے۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے امریکہ کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا ہے۔ کہ پسماندہ ممالک کو امریکہ کی طرف سے زیادہ سے زیادہ فنی امداد دی جائیگی۔ یہاں یہ امر خاص طور سے واضح کیا گیا ہے۔ کہ جن ممالک کو اپنی ضروریات سے زیادہ فنی اور اقتصادی سہولتیں میسر ہوں۔ وہ ممالک پسماندہ ممالک کی اندرونی اقتصادی ضرورتوں کو پورا کریں۔ ان کمیوں کو پورا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ امداد کی رفتار تیز کر دیا جائے۔ خصوصاً ان علاقوں میں جہاں کی آبادی بہت زیادہ ہو۔

لائل پور میں پولٹری ایسوسی ایشن

لائل پور ۱۳ ر دسمبر۔ لائل پور میں حال ہی میں ایک ضلع پولٹری ایسوسی ایشن بنائی گئی جس کے سرپرست ڈاکٹر خان عبدالرحمٰن ڈائریکٹر محکمہ زراعت ہیں۔ اور صدر جناب شفیع الاعظم ڈپٹی کمشنر لائل پور ہیں۔ اس ایسوسی ایشن کا مقصد ایک پولٹری سنٹر کا قیام ہے۔ جو ضلع کے ان لوگوں کو جو مرغیاں پالنے کی صنعت سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ ضروری معلومات اور ماہرانہ رہنمائی بہم پہنچانے کا اہتمام کرے گی۔ اس ایسوسی ایشن کا ابتدائی اجلاس ۷ ر دسمبر کو بروز منگل پنجاب زراعتی کالج لائل پور میں منعقد ہؤا۔ اس اجلاس سے ڈاکٹر خان عبدالرحمٰن نے خطاب کیا۔ انہوں نے اجلاس پر مرغیاں پالنے کی صنعت کی اہمیت واضح کی۔ اور جو لوگ اس صنعت کے فروغ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان سے اپیل کی کہ وہ ایسوسی ایشن کے اغراض ومقاصد اور کام میں اس سے پورا پورا تعاون کریں۔

تردید

لاہور ۱۳ ر دسمبر۔ ایک مقامی اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ مخدوم زادہ محمد علمدار حسین گیلانی وزیر صحت وبلدیات ڈسٹرکٹ بورڈ لائل پور کے چیئرمین کے انتخابات کے موقع پر لائل پور تشریف لے گئے۔ اور ان کی مداخلت سے مخدوم سید نذر حسین شاہ کو انتخابات میں ۲ کامیابی ہوئی۔ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ کیونکہ وزیر موصوف پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں شرکت فرما رہے تھے اور اسی مصروفیت کے باعث آپ مذکورہ انتخابات کے دوران کبھی لائل پور نہیں گئے۔

سیلاب زدہ لوگوں کے لئے سرکنڈوں کے پرمٹ

لاہور ۱۳ ر دسمبر۔ محکمہ جنگلات پنجاب نے اس پندھروارڑے میں جو ۷ ر نومبر کو ختم ہؤا ہے۔ لاہور کے حلقۂ جنگلات میں مویشیوں کے چرانے اور گھاس کاٹنے اور جھونپڑے یا وغیرہ بنانے کے لئے کانا کاہی لے جانے کے تیرہ ہزار ایک سو پچیس روپے کے پرمٹ سیلاب زدہ لوگوں میں مفت تقسیم کئے۔

لاہور ۱۳ ر دسمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی نے ضلع بھر کے سینما ہالوں میں ۲ ماہ تک سگریٹ پینا ممنوع قرار دے دیا ہے۔

بھارت میں کوئلہ کی کان میں المناک حادثہ۔ ۶۴ اشخاص ہلاک ہو گئے

ناگپور ۱۳ ر دسمبر۔ یہاں سے تقریباً ایک سو میل کے فاصلہ پر واقع "پرسیا" کی کوئلہ کی کان میں ایک المناک حادثہ پیش آگیا۔ خیال ہے۔ کہ ۶۴ اشخاص جو کان میں کام کر رہے تھے۔ ہلاک ہو گئے ہیں۔ گذشتہ نصف صدی میں ایسا ہولناک حادثہ پیش نہیں آیا۔ یہاں پر جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بچاؤ کا کام کرنے والی جماعتیں اس وقت تک صورت حال پر قابو پانے اور کان کے اندر رہ جانے والوں میں سے کسی ایک کو نکالنے میں ناکام رہی ہیں۔ حادثہ اس وقت پیش آیا۔ جبکہ ایک کان میں سیلاب کا پانی بھر گیا۔ پانی کے بہاؤ پر قابو پانا تقریباً ناممکن ہو گیا ہے۔ اور کئی مقامات پر پانی ایک سو فٹ تک چڑھ گیا ہے۔

کانگریسیوں اور کمیونسٹوں میں تصادم

کرنول ۱۲ ر دسمبر۔ موضع گرگیا پورم میں کانگریسیوں اور کمیونسٹوں کے دو گروہوں میں تصادم ہو گیا۔ جس میں کم سے کم ۱۳ اشخاص زخمی ہوئے۔ حالات پر قابو پانے کے لئے پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ آٹھ زخمیوں کو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ میڈیکل افسر نے بتایا۔ کہ کوئی شخص شدید مجروح نہیں ہؤا۔ کمیونسٹوں نے الزام لگایا ہے۔ کہ ان کے جلوس پر کانگریسیوں نے سنگباری کی۔ یہ جلوس کانگریسی محلوں سے گذر رہا تھا۔ اس پر دونوں گروہوں میں تصادم شروع ہو گیا۔ پولیس نے امن بحال کرنے کے لئے فائرنگ کی۔ پولیس والے ایک میلہ کے سلسلہ میں اس گاؤں میں موجود تھے۔

کلکتہ میں ۵ ہزار پولیس کانسٹیبلوں کی بھوک ہڑتال ختم ہو گئی

کلکتہ ۱۲ ر دسمبر۔ کلکتہ میں پولیس کانسٹیبلوں کی بھوک ہڑتال ختم ہو گئی ہے۔ یہ بھوک ہڑتال جمعرات کی رات کو مسلح کانسٹیبلوں نے شروع کی تھی۔ اور کلکتہ کی تمام پولیس میں پھیل گئی تھی۔ معلوم ہؤا ہے کہ پولیس کے کچن میں کھانا تیار نہیں کیا گیا۔ اس سے پہلے بھوک ہڑتال سے متعلق صورت حال کی پوزیشن کی وضاحت کرتے ہوئے مغربی بنگال کے گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری ایس این اے نے بتایا۔ کہ ۴۵ اشخاص کو جن میں ۴۵ مسلح کانسٹیبل شامل ہیں۔ اور جو علی پور میں متعین تھے۔ ضابطہ کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔

ملکہ لیبیا کے بھانجے کو سزائے موت

بن غازی ۱۳ ر دسمبر۔ الشریف محی الدین السنوسی کو جو ملکہ لیبیا کے بھانجے ہیں۔ موت کی سزا دی گئی۔ اس سال اکتوبر میں انہوں نے قصر شاہی کے ایک اعلیٰ افسر کو ہلاک کر دیا تھا۔

مسٹر نہرو فروری میں روس کا دورہ کریں گے

دہلی ۱۳ ر دسمبر۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ مسٹر نہرو آئندہ سال فروری میں ماسکو جائیں گے۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ وہ روس کے دورے پر اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کے فوراً بعد ماسکو روانہ ہو جائیں گے۔ خیال ہے۔ کہ وہ ۱۲ ر فروری سے ۲۲ ر فروری تک ماسکو میں قیام فرمائیں گے۔

فروخت اراضی ربوہ کے اعلان کی تصحیح

اراضی ربوہ کی فروخت کے متعلق جو اعلان الفضل مورخہ ۸/۱۲/۵۴ میں ہؤا ہے اس میں کتابت کی غلطی سے "کل قیمت پچیس روپے ماہوار اقساط میں واجب الادا ہوگی" کے الفاظ لکھے گئے ہیں۔ حالانکہ اصل عبارت میں روپے کا لفظ نہیں ہے۔ صحیح عبارت یہ ہے کہ کل قیمت پچیس ماہوار اقساط میں واجب الادا ہوگی۔ احباب مطلع رہیں۔

(مینیجر اشتہارات الفضل)